مرزا صاحب قادیانی کا

آخری فیصلہ

واقعی

آخری فیصلہ ہے

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنے اتباع کی ہدایت اور آخری رہنمائی کیلئے بالفاظ دیگر اُن کو دائمی غلطی سے بچانے کیلئے اپنی عمر کے آخری ایام میں ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اعلان کیا تھا جس کا نام رکھا تھا

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ"

اس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ جو ہم دونوں (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا وہ پہلے مرجائیگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے اور مولوی ثناء اللہ بفضلہ تعالےٰ آجتک زندہ بلکہ یہ سطور لکھ رہا ہے۔

اس کے بعد سعادتمند لوگوں نے تو سعادت پائی جن کی قسمت میں **شقاوت** ہے وہ اڑے رہے۔ امت مرزائیہ کے دو گروہ اگرچہ آپس ہیں مختلف ہیں لیکن اس اعلان مرزا کی تردید پر دونوں متفق دونوں ایک دوسرے کے قوت بازو ہوکر مخالفین حق کی طرح نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنْتَصِرٌ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ جس کے جواب میں وہی کافی ہے جو خدا نے ایسا کہنے والوں کے حق میں فرمایا ہے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی صاحب نے بھی مرزا صاحب کے اعلان مذکورہ کی تردید میں قلم اُٹھایا۔ قادیان کے خلیفہ میاں محمود احمد صاحب نے بھی بہت کچھ کوشش کی۔ ان دونوں نے ابطال اعلان میں ایسا اتفاق کیا گویا ان کے حق میں یہ ارشاد صحیح ہے۔ اَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ۔

ان دونوں پیشواؤں کے جوابات تو ہم نے اپنے رسالہ "فیصلہ مرزا" میں دیدئے۔ اس کے جواب میں مولوی اللہ دتا جالندھری مبلغ قادیان پارٹی پیش آئے۔ اُنہوں نے ایک باب اپنی کتاب "تجلیات رحمانیہ" میں اس مضمون کا لکھا ہے جس میں اپنے ہادی اپنے نبی کے اعلان مذکور کی خوب تکذیب کی ہے۔ آج ہم انہی کی طرف متوجہ ہیں۔ ہمارے بیان کے دو حصے ہیں۔

(۱) دعاء مرزا جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں۔

"بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علےٰ من اتبع الھدےٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ "اہلحدیث" میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود۔ کذاب۔ دجال۔ مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا دعوے سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دُکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کیلئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤنگا × × × × × × × × × × × × × × ×

× یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے، تو

اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ × × ×

اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اُٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

(۲) اس دعا کے متعلق "الہام مرزا" جس کے سارے الفاظ یہ ہیں:۔
"ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا "اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ" صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔"

(اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء صٹ کالم ۲)